ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 12 جنوری 1965

پربھاکر راما کرشنا جودھ

بنام

اے. ایل. پانڈے ودیگر

(کے سبّاراؤ، راگھوبر دیال، آر ایس بچاوت اور وی راماسوامی، جسٹس صاحبان)

یونیورسٹی آف ساگر ایکٹ، 1946-کالج ضابطہ (آرڈیننس 20)- الحاق شدہ کالج-اساتذہ کی تنخواہ کے پیمانے اور مدت ملازمت کی ضمانت-آیا وہ قانونی طاقت کے اندر ہو، یا معاہدہ تعلقات کے اندر ہو.

اپیل کنندہ ایک کالج میں استاد تھا، جو سوگر یونیورسٹی سے وابستہ تھا اور اس کا انتظام کالج ضابطہ کی شق 3 کے تحت قائم کردہ مجلسِ انتظامی کے ذریعے کیا جاتا تھا جو کہ سوگر یونیورسٹی ایکٹ کی شرائط کے تحت بنایا گیا آرڈیننس ہے. کالج کے پرنسپل نے اپیل کنندہ کو ایک فرد قرار داد جرم پیش کی اور اسے اپنی وضاحت پیش کرنے کو کہا. اپیل گزاروں نے تمام الزامات کی تردید کی اور ان تفصیلات کی درخواست کی جن پر الزامات میں سے ایک مبنی تھا. اپیل کنندہ نے الزام لگایا کہ یہ فراہم نہیں کیا گیا اور مجلسِ انتظامی نے کوئی تفتیش کیے بغیر اس کی خدمات ختم کر دیں. اس کے بعد اپیل کنندہ نے مجلسِ انتظامی کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اور اس کی بحالی کے لیے ہائی کورٹ کا رخ کیا: ان کا معاملہ یہ تھا کہ مجلسِ انتظامی نے 'کالج ضابطہ' کی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خارج کا حکم دیا تھا. ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کی دلیل کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ کی خدمت کی شرائط 'کالج ضابطہ' کے ذریعے نہیں بلکہ مجلسِ انتظامی اور اپیل کنندہ کے درمیان کیے گئے معاہدے کے ذریعے طے کی جاتی ہیں. ہائی کورٹ نے یہ بھی رائے اختیار کی کہ 'کالج ضابطہ' کی شرائط محض کالجوں کی وابستگی کے لیے مقرر کردہ شرائط تھیں اور 'کالج ضابطہ' کے ذریعے الحاق شدہ کالجوں کے اساتذہ کے حق میں کوئی قانونی حقوق نہیں بنائے گئے تھے جو کہ مجلسِ انتظامی کے خلاف ہیں. خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل میں.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حکم ہوا کہ: کہ ہائی کورٹ کا نظریہ غلط تھا.

آرڈیننس 20 کی دفعات، جنہیں بصورت دیگر "کالج ضابطہ" کہا جاتا ہے، قانون کی طاقت رکھتی ہیں. یہ الحاق شدہ کالجوں کے اساتذہ کو قانونی حقوق عطا کرتا ہے اور یہ کہنا درست تجویز نہیں ہے کہ "کالج ضابطہ" محض الحاق شدہ کالجوں اور یونیورسٹی کے درمیان قانونی تعلقات کو منظم کرتا ہے. اساتذہ کی تنخواہ کے پیمانے اور ان کی مدت ملازمت کے تحفظ سے متعلق "کالج ضابطہ" کی شرائط قانون کے تحت یونیورسٹی کو دیئے گئے الحاق کے قانونی اختیار کے تحت آتی ہیں.[B-718 E]

ویدراج بھوانی داس دعا بمقابلہ دموہ آرٹس کالج، M.P.L.J. 2391961، مسترد کر دیا گیا.

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 137، سال 1964.

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 28 فروری 1963 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل متفرق میں. پٹیشن نمبر 236، سال 1960.

اپیل کنندہ ذاتی طور پر پیش ہوا.

مدعا علیہ کی طرف سے ایس این بھنڈاری اور آنند پرکاش.

عدالت کا فیصلہ جسٹس راماسوامی نے سنایا.

یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، مدھیہ پردیش کی عدلیہ کی ہائی کورٹ کے 28 فروری 1962 کے فیصلے کے خلاف لائی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ کی ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ دینے کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا تھا.

اپیل کنندہ کو 1955 میں ایس بی آر کالج (شیو بھگوان رامیشور لال آرٹس کالج)، بلاس پور میں سنسکرت میں لیکچرر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور 1957 میں اس عہدے پر ان کی تصدیق ہوئی تھی. کالج سوگر یونیورسٹی ایکٹ 1946 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی شرائط کے تحت سوگر یونیورسٹی سے وابستہ ہے اور اس کا انتظام 'کالج ضابطہ' کی شق 3 کے تحت قائم کردہ مجلسِ انتظامی کے ذریعے کیا جاتا ہے جو کہ ایکٹ کی شرائط کے تحت بنایا گیا آرڈیننس ہے. کالج کی دیکھ بھال شیو بھگوان رامیشور لال چیریٹیبل ٹرسٹ، بلاس پور کے فنڈز سے کی جاتی ہے اور اسے ریاستی حکومت کی مدد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

حاصل ہے۔2 جون 1960 کو کالج کے پرنسپل نے اپیل کنندہ کو ڈاک کے ذریعے تین الزامات پر مشتمل فرد قرار داد جرم پیش کی اور اپیل کنندہ سے کہا گیا کہ وہ ایک ہفتے کے اندر وضاحت پیش کرے۔ الزامات حسب ذیل تھے:--

"(1) یہ کہ آپ نے جان بوجھ کر 28-12-1959 کی تاریخ کی اپنی نمائندگی کو جھوٹے حقائق اور غلط بیانات پر مبنی کیا ہے اور مجلسِ انتظامی کے خلاف جوابی الزامات لگا کر بد انتظامی کے مترادف کارروائیوں کا ارتکاب کیا ہے۔

(2) کہ آپ کالج کی غیر نصابی سرگرمیوں میں فعال دلچسپی نہیں لے رہے ہیں اور سروس کی شرائط کے مطابق حکام کے ساتھ تعاون کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

(3) کہ آپ نے جان بوجھ کر اپنے ضمانت ملازمت کو انجام دینے سے گریز کیا ہے جو ادارے کے ہر استاد کو کرنا ضروری ہے۔ آپ کے تقرری آرڈر نمبر FC/56-57 مورخہ 1-7-1956 کی شرائط کو پورا نہ کرنا کالج کے سروس قوانین کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔

اپیل کنندہ نے تمام الزامات کی تردید کرتے ہوئے وضاحت پیش کی اور مجلسِ انتظامی سے درخواست کی کہ وہ وہ تفصیلات فراہم کرے جس پر پہلا الزام مبنی تھا۔ اپیل کنندہ کا الزام ہے کہ اسے مطلوبہ تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں اور یہ کہ مجلسِ انتظامی نے یکم جولائی 1960 سے بغیر کسی تفتیش کے اپیل کنندہ کی خدمات ختم کر دیں۔ اپیل کنندہ نے 5 جولائی 1960 کو مجلسِ انتظامی کے سامنے درخواست کی کہ وہ پورے معاملے پر دوبارہ غور کرے۔ مجلسِ انتظامی نے بھی اس نمائندگی کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے مدھیہ پردیش کی عدلیہ کی ہائی کورٹ میں اپیل کنندہ کی خدمات ختم کرنے والے 30 جون 1960 کے مجلسِ انتظامی کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت سرٹیریری کی رٹ کی منظوری کے لیے اور اپیل کنندہ کو کالج کے تصدیق شدہ لیکچرر کے طور پر اپنے عہدے پر بحال کرنے کے لیے مینڈمس کی رٹ کی منظوری کے لیے بھی درخواست دائر کی۔ اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ مجلسِ انتظامی نے 'کالج ضابطہ' کی شق 8(vi)(a) کی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خارج کا حکم دیا تھا اور اس لیے مجلسِ انتظامی کا حکم غیر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

قانونی اور غیر قانونی تھا. ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کی دلیل کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ کی خدمت کی شرائط "کالج ضابطہ" کے ذریعے نہیں بلکہ مجلسِ انتظامی اور اپیل کنندہ کے درمیان کیے گئے معاہدے کے ذریعے زیر انتظام تھیں. ہائی کورٹ نے یہ بھی رائے اختیار کی کہ "کالج ضابطہ" کی شرائط محض کالجوں کی وابستگی کے لیے مقرر کردہ شرائط تھیں اور "کالج ضابطہ" کے ذریعے الحاق شدہ کالجوں کے لیکچررز کے حق میں کوئی قانونی حقوق نہیں بنائے گئے تھے جو کہ مجلسِ انتظامی کے خلاف ہیں. اس نظریے کو اپناتے ہوئے ہائی کورٹ نے ویدراج بھوانی داس دعا بمقابلہ دموہ آرٹس کالج (1) میں اپنے پچھلے فیصلے کی پیروی کی جس میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ "کالج ضابطہ" محض الحاق شدہ کالجوں کے لیے مقرر کردہ شرائط ہونے کی وجہ سے، یونیورسٹی اپنے اختیار پر ان شرائط کو نافذ یا نرم کر سکتی ہے اور ان شرائط کی تکمیل کے لیے واحد منظوری الحاق ہے. ہائی کورٹ نے اس سوال پر غور نہیں کیا کہ آیا مجلسِ انتظامی نے شق 8(vi)(a) میں مقرر کردہ طریقہ کار کی خلاف ورزی کی ہے لیکن رٹ کی منظوری کے لیے اپیل کنندہ کی درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ یہ صرف معاہدے کی خلاف ورزی تھی اور درخواست گزار کا مناسب سہارا معاہدہ کی غلط خلاف ورزی کے ہرجانے کے لیے سول کورٹ میں مقدمہ لانا تھا اور اپیل کنندہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت غیر معمولی علاج کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا.

اس معاملے میں تعین کے لیے پیش کیا گیا بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا ہائی کورٹ کا یہ خیال درست تھا کہ "کالج ضابطہ" محض کالجوں کی وابستگی کے لیے شرائط طے کرتا ہے اور الحاق شدہ کالجوں کے اساتذہ کے حوالے سے "کالج ضابطہ" کے ذریعے کوئی قانونی حقوق پیدا نہیں کیے گئے تھے.

ایکٹ کے دفعہ 2(a) میں "کالج" کی وضاحت کی گئی ہے جس کا مطلب ہے "ایک ایسا ادارہ جسے اس ایکٹ کی شرائط کے ذریعے یا اس کے تحت یونیورسٹی کے مراعات میں برقرار رکھا گیا ہو یا داخل کیا گیا ہو". ایکٹ کے دفعہ 6 میں یونیورسٹی کے اختیارات کا حوالہ دیا گیا ہے اور دفعہ 6(6) میں کہا گیا ہے کہ یونیورسٹی کو کالجوں کو یونیورسٹی کے مراعات میں داخل کرنے اور ہاسٹل کو ان شرائط کے تحت تسلیم کرنے کا اختیار حاصل ہو گا جو قوانین یا آرڈیننس میں مقرر کیے جا سکتے ہیں. "دفعہ 32 آرڈیننس سے متعلق ہے اور اس کا اثر درج ذیل ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

"32. اس ایکٹ اور قوانین کی شرائط کے تابع اور ان تمام معاملات کے علاوہ جو اس ایکٹ یا قوانین کے ذریعے آرڈیننس کے ذریعے فراہم کیے جاتے ہیں، آرڈیننس مندرجہ ذیل تمام یا کسی بھی معاملے کے لیے فراہم کرسکتے ہیں، یعنی:-

(a)) طلبا کا یونیورسٹی میں داخلہ؛

(b) یونیورسٹی کی تمام ڈگریوں اور ڈپلوما کے لیے مقرر کیے جانے والے مطالعاتی کورسز؛

(c) وہ شرائط جن کے تحت طلبا کو ڈگری یا ڈپلومہ کورسز اور یونیورسٹی کے امتحانات میں داخلہ دیا جائے گا اور وہ ڈگری اور ڈپلوما کے اہل ہوں گے۔

(d) یونیورسٹی کے زیر انتظام ہاسٹلز میں رہائش کے لیے فیس وصول کرنا؛

(e) طلباء کے اندراج، یونیورسٹی میں تدریسی کورسز میں شرکت، یونیورسٹی کے امتحانات، ڈگریوں اور ڈپلوما میں داخلے اور گریجویٹس کے اندراج کے لیے وصول کی جانے والی فیس۔

(f) وہ شرائط جن کے تابع افراد کو یونیورسٹی اور کالجوں میں تعلیم دینے کے اہل کے طور پر تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

(g) امتحانات کا انعقاد؛

(h) یونیورسٹی کے افسران اور اساتذہ کے عہدے کی مدت، فرائض اور خدمات کی شرائط جہاں تک یہ ہیں، اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت، ایگزیکٹو کونسل کے تابع ہیں۔"

دفعہ 24 (i) میں کہا گیا ہے کہ ایگزیکٹو کونسل کالجوں کو اس ایکٹ کی شرائط اور ایسی شرائط کے تابع یونیورسٹی کے مراعات میں داخلہ دے گی جو قوانین میں مقرر کی جائیں۔ "کالج ضابطہ" ایک آرڈیننس ہے جو ایکٹ کے دفعہ 6(6) کے ساتھ پڑھے جانے والے ایکٹ کے دفعہ 32 کی شرائط کے تحت بنایا گیا ہے اور آرڈیننس کی شق 8 الحاق شدہ کالجوں کے اساتذہ کی خدمت کی شرائط سے متعلق ہے۔ "کالج ضابطہ" کی شق 8(vi) مندرجہ ذیل ہے: ایچ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"8. (vi) کالج کی مجلسِ انتظامی کالج کی خدمت میں تصدیق شدہ کسی استاد کی ملازمت ختم یا تنخواہ میں کمی نہیں کرے گی:-

(a) معاملے کی مکمل تحقیقات کیے بغیر، متعلقہ استاد کو تحریری طور پر اس کے خلاف الزامات کا بیان دیا جائے گا اور اسے اپنا دفاع کرنے کا ہر ممکن موقع فراہم کیا جائے گا. اس کی پچھلی خدمت اور کردار کو بھی مدنظر رکھا جائے گا.

(b) ملازمت کے اس طرح کے خاتمے، یا تنخواہ میں کمی کے کسی بھی فیصلے کا کوئی اثر نہیں ہو گا جب تک کہ مجلسِ انتظامی کے دو تہائی ممبروں کی اکثریت سے منظور نہ ہو جائے.

(c) متعلقہ استاد کی درخواست پر معاہدہ سے پیدا ہونے والے کسی بھی اختلاف یا تنازعہ کو یا تو، یا دوسری صورت میں، وائس چانسلر، اور یونیورسٹی کی ایگزیکٹو کونسل کے ذریعہ مقرر کردہ دو دیگر افراد پر مشتمل ثالثی ٹریبونل کو بھیجا جائے گا، جن میں سے ایک ضلع جج سے کم نہیں ہو گا. اس ٹریبونل کا فیصلہ حتمی اور دونوں فریقوں کے لیے پابند ہو گا."

"کالج ضابطہ" کی شق 7 میں کہا گیا ہے کہ کالجوں کے تمام اساتذہ کو شیڈول A میں متعین کردہ فارم میں تحریری معاہدے پر مقرر کیا جائے گا سوائے ایک سال یا اس سے کم مدت کے لئے عارضی طور پر مقرر کردہ اساتذہ کے معاملے میں۔ شیڈول A میں مذکور اس معاہدے کا پیرا 9 درج ذیل ہے:

"9. تصدیق کے بعد، پہلے حصے کی پارٹی کی خدمات صرف درج ذیل بنیادوں پر ختم کی جاسکتی ہیں:-

a. جان بوجھ کر اور فرض کی مسلسل غفلت،

b. بدسلوکی،

c. معاہدے کی کسی بھی شرط کی خلاف ورزی،

d. جسمانی یا ذہنی نااہلیت،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

e. نااہلی،

f. عہدوں کا خاتمہ:

بشرطیکہ سب سے پہلے، نااہلی کی درخواست پہلے حصے کے فریق کے خلاف اس کے بعد استعمال نہیں کی جائے گی جب اس نے دوسرے حصے کے فریق کی پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصے تک خدمت کی ہو:

بشرطیکہ، دوسرا، پہلے حصے کے فریق کی خدمات سوگر یونیورسٹی کی سابقہ منظوری کے بغیر شق (c) یا (f) کے تحت ختم نہیں کی جائیں گی۔

جواب دہندگان کی جانب سے یہ متنازعہ نہیں ہے کہ "کالج ضابطہ" یونیورسٹی کی طرف سے دفعہ 32 کے ذریعے اور ایکٹ کے دفعہ 6(6) کے تحت دیے گئے قانونی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ جواب دہندگان کی جانب سے یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ "کالج ضابطہ" ایکٹ کے دفعہ 6(6) کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 32 میں موجود یونیورسٹی کے اختیارات کے تحت ہے۔ ہماری رائے میں آرڈیننس 20 کی دفعات، جنہیں بصورت دیگر "کالج ضابطہ" کہا جاتا ہے، قانون کی طاقت رکھتی ہیں۔ یہ الحاق شدہ کالجوں کے اساتذہ کو قانونی حقوق عطا کرتا ہے اور یہ کہنا درست تجویز نہیں ہے کہ "کالج ضابطہ" محض الحاق شدہ کالجوں اور صرف یونیورسٹی کے درمیان قانونی تعلقات کو منظم کرتا ہے۔ ہم ہائی کورٹ سے متفق نہیں ہیں کہ "کالج ضابطہ" کی شرائط انتظامیہ کا اختیار تشکیل دیتی ہیں۔ اس کے برعکس ہمارا خیال ہے کہ اساتذہ کی تنخواہ کے پیمانے اور ان کی مدت ملازمت کے تحفظ سے متعلق "کالج ضابطہ" کی شرائط قانون کے تحت یونیورسٹی کو دیئے گئے الحاق کے قانونی اختیار کے تحت آتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ آرڈیننس کی شق 7 میں کہا گیا ہے کہ الحاق شدہ کالجوں کے تمام اساتذہ کا تقرر تحریری معاہدے پر ایس ایچ میں مقرر کردہ فارم میں کیا جائے گا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اساتذہ کے پاس کالج کی مجلسِ انتظامی کے خلاف محض معاہدہ ہے۔ دوسری طرف، ہماری رائے ہے کہ اساتذہ کی میعاد کی حفاظت سے متعلق آرڈیننس کی شق 8 کی شرائط اساتذہ کی خدمت کی شرائط کا حصہ اور پارسل ہیں اور جیسا کہ ہم پہلے ہی نشاندہی کر چکے ہیں، اس سلسلے میں "کالج ضابطہ" کی شرائط یونیورسٹی کی طرف سے قانونی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے درست طریقے سے بنائی گئی ہیں اور اس لیے قانون کی طاقت اور اثر رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ "کالج ضابطہ" الحاق شدہ کالجوں کے اساتذہ کے حق میں قانونی حقوق پیدا کرتا ہے اور ہائی کورٹ کا نظریہ غلط ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کی جانب سے اگلی جگہ پر زور دیا گیا کہ "کالج ضابطہ" کی شق 8(vi) (a) میں مقرر کردہ طریقہ کار کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور 30 جون 1960 کو مجلسِ انتظامی کا اپیل کنندہ کی خدمات کو ختم کرنے کا حکم غیر قانونی اور غیر قانونی ہے اور اسے سرٹیریری کی نوعیت میں رٹ کی منظوری سے کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔ جواب دہندگان کے وکیل نے دعوی کیا کہ "کالج ضابطہ" کی شق 8(vi) (a) کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی اور مجلسِ انتظامی کا 30 جون 1960 کا حکم قانون میں عیب دار نہیں تھا۔ چونکہ ہائی کورٹ کے ذریعے اس سوال کی تحقیقات نہیں کی گئی ہے، اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ یہ مقدمہ اس سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے ہائی کورٹ کے ریمانڈ پر واپس جائے کہ آیا "کالج ضابطہ" کی شق 8(vi) (a) کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور کیا 30 جون 1960 کا مجلسِ انتظامی کا حکم نتیجتاً غیر قانونی اور خارج از اختیار ہے اور کیا اپیل کنندہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ کی منظوری کا حقدار ہے۔

ہم یہ بھی شامل کرنا چاہیں گے کہ مدعا علیہ کے وکیل نے دلیل کے دوران دو ابتدائی اعتراضات اٹھائے۔ پہلی جگہ اس دلیل پر زور دیا گیا کہ اپیل کنندہ کے پاس "کالج ضابطہ" کی شق 8 (vi) (c) کے تحت ایک متبادل علاج ہے جس میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ متاثرہ استاد تنازعہ کو ثالثی ٹربیونل کے حوالے کرنے کی درخواست کر سکتا ہے جس میں وائس چانسلر اور یونیورسٹی کی ایگزیکٹو کونسل کے ذریعہ مقرر کردہ دو دیگر افراد شامل ہوں۔ جواب دہندگان کی جانب سے دوسری جگہ یہ دلیل دی گئی کہ کالج کی مجلسِ انتظامی عوامی فرائض انجام دینے والی قانونی باڈی نہیں ہے اور اس لیے عدالتی رابکار کی نوعیت کی کوئی رٹ کالج کی مجلسِ انتظامی کو جاری نہیں کی جا سکتی۔ جواب دہندگان کی جانب سے یہ تسلیم کیا گیا کہ ان اعتراضات کو ہائی کورٹ کے سامنے نہیں ڈالا گیا۔ اس لیے ہم اس مرحلے پر ان ابتدائی دلائل پر غور کرنے سے قاصر ہیں اور انہیں مسترد کیا جانا چاہیے۔

پہلے سے بیان کردہ وجوہات کی بنا پر، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے 28 فروری 1962 کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ مقدمہ کو اس سوال کی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کو ریمانڈ کیا جائے کہ آیا "کالج ضابطہ" کی شق 8(vi) (a) میں موجود طریقہ کار کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور قانون کے مطابق مقدمہ کے حتمی تعین کے لیے۔ فریقین اس مرحلے تک اس عدالت کے ساتھ ساتھ ہائی کورٹ میں بھی اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document